

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

نصوص اسلامی کا نیا فہم: تغیر پذیر زمانے کے تناظر میں اطلاقی جائزہ

A new Understanding of Islamic Texts: An Applied Study in the Context of a Changing Era

Dr. Abdul Ghafar

Assistant Professor, Department of Islamic Studies
University of Okara, Okara

Muhammad Usman Haidri

Lecturer, Department of Islamic Studies
Aas Academy, Lahore

Abstract:

This study presents a comprehensive understanding of the interpretation of Islamic texts (the Qur'an and Hadith) in the context of rapidly evolving social, economic, and technological realities of the modern era. It examines how foundational principles such as Maqasid al-Shariah (objectives of Islamic law), ijihad (independent reasoning), linguistic and historical analysis, and collective ijihad can effectively address contemporary challenges. Furthermore, through selected case studies, the paper illustrates how Islamic jurisprudence can be applied to modern issues including digital finance, women's rights, contemporary state structures, and emerging technologies. The study concludes that while the core of Islamic texts remains eternal and unchanging, their application is inherently flexible and can be aligned with the demands of the modern world, provided it is approached through a sound methodological framework and a dynamic spirit of ijihad.

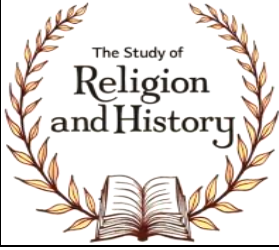
Keywords: Islamic Texts; Changing; comprehensive understanding; interpretation

یہ تحقیق جدید دور کی تیزی سے بدلتی ہوئی سماجی، اقتصادی، اور تکنیکی حقیقتوں کے تناظر میں اسلامی نصوص (قرآن و حدیث) کے فہم اور تشریح کی ایک جامع تفہیم پیش کرتی ہے۔ مقالہ اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ کس طرح مقاصد شریعت، اجتہاد، لسانی اور تاریخی مطالعہ، اور اجتماعی اجتہاد جیسے اصول عصری چیلنجز کے جواب میں مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مزید برآں، کیس اسٹڈیز کے ذریعے بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی فقہ کس طرح ڈیجیٹل مالیات، خواتین کے حقوق، جدید ریاستی ڈھانچوں اور ٹیکنالوجی جیسے جدید مسائل پر اطلاقی پذیر ہے۔ نتیجے میں، یہ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ اسلامی نصوص کی بنیاد ابدی اور غیر متغیر ہے، مگر ان کا اطلاقی لچکدار اور علمی بنیاد پر جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اسے درست اصولی منہج اور اجتہادی رویے کے ساتھ اپنایا جائے۔

تعارف

اسلامی شریعت کی حیثیت بطور ایک آفاقی اور ابدی اخلاقی-قانونی نظام اس کی سب سے بنیادی خصوصیت ہے۔ تاہم، عصر حاضر میں جس تیزی سے سماج، سیاست، معیشت اور سائنس تبدیل ہو رہے ہیں، اس نے نصوص اسلامی کی تشریح اور اطلاقی پر نئے چیلنجز کھڑے کیے ہیں۔ روایتی فقہی طریقہ کار بعض اوقات ان تغیرات کے جلد رد عمل دینے میں ناکام رہتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ نئے فہم نصوص کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

دوسری جانب، اسلامی فقہ کی علمی روایت یہ بھی بتاتی ہے کہ فقہاء اور مجتہدین نے ہر دور میں اجتہاد اور مقاصدی تشریح کو استعمال کیا ہے۔ آج کے پیچیدہ سوالات — جیسے کہ بائیو ٹیکنالوجی، بلاک چین مالیات، ڈیجیٹل کریپٹو کرنسی، خواتین کے سماجی حقوق اور ریاستی قانون — اسی روشنی میں دیکھے جانے چاہئیں۔ یہ مقالہ اس علمی روایت کا احیاء کرنے، اس کو جدید تناظر میں فروغ دینے، اور ایک اصولی فریم ورک فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

تحقیقی سوالات

جدید زمانے میں اسلامی نصوص کے فہم میں کون سے اصول (جیسے مقاصد شریعت، اجتہاد) مؤثر ہیں؟
اجتہاد کی جدید صورتیں (انفرادی بمقابلہ اجتماعی) جدید مسائل کے حل میں کس حد تک کارآمد ہیں؟
ٹیکنالوجی (بلاک چین، AI اور معیشت) اسلامی بینکاری، کرپٹو کرنسی کے نئے چیلنجز کو نصوص اسلامی کے تحت کس طرح تشریح کیا جاسکتا ہے؟
ریاستی ڈھانچے، خواتین کے حقوق اور قانونی نظام میں اسلامی اصولوں کی نئی تعبیر کیسے ممکن ہے؟
منہج تحقیق

اس مقالے کا منہج ترکیبی اور استنباطی ہے:

تجزیاتی تجرید: (Analytical abstraction) کلاسیکی فقہی اور اصولی متون کا تجزیہ، جیسے شاطبی، ابن عاشور، غزالی وغیرہ، تاکہ بنیادی اصول سمجھے جاسکیں۔
معاصر مطالعہ: (Contemporary review) جدید علمی مباحث، جرنل آرٹیکلز، اور معاصر مفکرین کی تصانیف (جیسے القرضاوی، عمران نیازی) کو شامل کرنا۔
کیس اسٹڈیز: موجودہ مسائل (ڈیجیٹل مالیات، خواتین کے حقوق، ریاستی قانون سازی) پر تحقیقی زندگی کی مثالیں لے کر ان پر فقہی تشریح پیش کرنا۔
موازنہ واستنباط: روایتی فقہی اصولوں اور جدید چیلنجز کے درمیان موازنہ کر کے نئے اصولی فریم ورک کی تشکیل۔

ادبی جائزہ (Literature Review)

ادبی جائزے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ مختلف فقہائے ماضی اور معاصر مفکرین نے نصوص اسلامی کے فہم اور اطلاق پر جو نظریاتی مباحث پیش کیے ہیں:
کلاسیکی مفکرین:

کلاسیکی مفکرین میں سے اہم مفکرین کی آراء کو پیش کیا جاتا ہے:

امام شاطبی کی کتاب الموافقات میں شریعت کے مقاصد کی تشریح ہے، وہ لکھتے ہیں کہ احکام کا اصل مقصد انسانی فلاح و بھلائی ہے۔¹

ابن عاشور نے اپنی تصنیف مقاصد الشریعة الاسلامیة میں مقاصد کو تشریح اور فقہی استنباط میں ان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔²

الغزالی نے احیاء علوم الدین میں فقہ اور اخلاق کو مربوط کرتے ہوئے، اس تصور کو مزید تقویت دی کہ شریعت صرف اخلاقی اصول نہیں بلکہ عملی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔³

معاصر مفکرین:

عصری مفکرین میں سے چند مفکرین کی آراء کو پیش کیا جاتا ہے:

یوسف القرضاوی نے جدید معاشی اور سماجی چیلنجز (جیسے استحصال، اسلامی بینکاری، سماجی انصاف) کو شریعت کی مقاصد کی تشریح کے ذریعے پیش کیا ہے۔⁴

طہ جابر العلوانی نے جدید سائنس، انسانی حقوق اور ریاستی نظام کے مسائل پر فقہ موضوعات کے لیے اجتہاد کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔⁵

عمران احسن نیازی (Imran Ahsan Khan Nyazee) نے اسلامی قانونی نظریات پر جدید تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے، خاص طور پر ان کی کتاب Theories

of Islamic Law فقہ اور شریعت کے نظریاتی اصولوں کو جدید موازنہ میں دیکھتی ہے۔¹

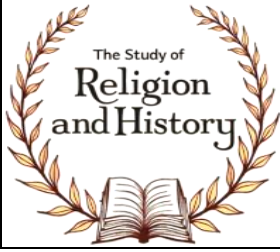
¹ الشاطبی، أبو إسحاق، الموافقات فی أصول الشریعة. دار المعارف، مصر۔

² ابن عاشور، محمد الطاهر، مقاصد الشریعة الاسلامیة، تونس۔

³ الغزالی، أبو حامد، احیاء علوم الدین،

⁴ یوسف القرضاوی، فقہ الواقع: اجتہاد اور جدید مسائل. دار الشروق، مصر۔

⁵ طہ جابر العلوانی، أصول الفقہ الاسلامی فی العصر الحدیث



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا جیسا ادارہ ایک عملی اور اجتماعی اجتہادی ماڈل پیش کرتا ہے، جو جدید مسائل کے حل کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔²

جدید سائنسی اور تکنیکی مباحث:

بلاک چین اور اسلامی اقتصادیات پر جدید تحقیق، مثلاً Naseem Alsadi کا مقالہ The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics، جو واضح کرتا ہے کہ بلاک چین کی شفافیت اور مرکزیت سے پاک انتظام شریعت کے اصول (جیسے انصاف اور شراکت داری) کے مطابق ہو سکتی ہے۔³

ریاضیاتی لاجک اور الگورتھم کے ساتھ ماڈل کرنے کی پیشکش کرتے ہیں، تاکہ شریعت زیادہ شفاف اور مساوی ہو سکے۔⁴ Elnaserledinellah Mahmood Abdelwahab اور ساتھیوں کا کام The Algorithm of Islamic Jurisprudence، جہاں وہ فقہی نظام کو

Knowledge Diffusion Process & Common Islamic Banking Governance Principles، جس میں اسلامی بینکوں کے گورننس ماڈل پر شریعت کے اصول اور بینکنگ عملیاتی تقاضوں کے درمیان توازن کی بحث کی گئی ہے۔⁵

حالیہ تجرباتی تحقیق جیسے ”Assessing Large Language Models on Islamic Legal Reasoning“ جو معلوم کرتی ہے کہ بڑے لینگویج ماڈلز (LLMs) اسلامی قانونی مسائل (مثلاً وارثت) کو کس حد تک سمجھتے اور ان پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور ان کی خامیاں اور حدود کیا ہیں۔⁶

علمی دلائل

جدید چیلنجز کے تناظر میں نصوص اسلامی کی تشریح اور اطلاق کے لیے اصولی دلائل اور منہج پر تفصیلی بحث:

مقاصد شریعت کی افادیت اور چلک

اصول کی بنیاد: مقاصد الشریعت (حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل، حفظ مال) محکم اصول ہیں جو ہر دور میں رہنما رہے ہیں۔

منہجی استدلال: شاطبی اور ابن عاشور کی روشنی میں، یہ مقاصد صرف قانونی احکام کے پس پردہ حکمت فراہم نہیں کرتے بلکہ فقہی اجتہاد کا فریم ورک بھی بناتے ہیں۔

تبدیلی کی گنجائش: مقاصد کی بنیاد پر، نئے مسائل کو نصوص کی چلک اور تشریح کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً، بلاک چین مالیاتی نظام میں شفافیت اور منصفانہ شراکت

داری کے اصول ”عدل“ اور ”وقف اصول“ (یعنی مشترکہ مالیاتی ذمہ داری) کے مقاصد کے مطابق ہیں۔

اجتہاد: فردی بمقابلہ اجتماعی

¹ عمران احسن خان نیازی، Theories of Islamic Law، مختلف مطبوعات

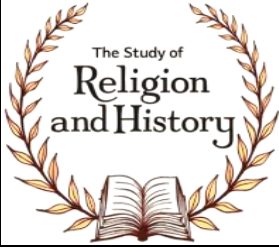
² Malik, Adnan; Ullah, Karim; Ullah, Shakir. "Knowledge Diffusion Process & Common Islamic Banking Governance Principles: Integrative Perspective(s) of Managers and Shariah Scholars." (arXiv, 2020)

³ Alsadi, Naseem. "The Convergence of Blockchain Technology and Islamic Economics: Decentralized Solutions for Shariah-Compliant Finance." (arXiv, 2025)

⁴ Abdelwahab, Elnaserledinellah Mahmood; Daghbouche, Karim; Shannan, Nadra Ahmad. "The Algorithm of Islamic Jurisprudence (Fiqh) with Validation of an Entscheidungsproblem." (arXiv, 2016)

⁵ Boucekif, Abdessalam; Rashwani, Samer; Sbahi, Heba; Gaben, Shahd; Al-Khatib, Mutez; Ghaly, Mohammed. "Assessing Large Language Models on Islamic Legal Reasoning: Evidence from Inheritance Law Evaluation." (arXiv, 2025)

⁶ حق نواز، برصغیر میں فقہ اسلامی کے اجتماعی اجتہاد کے رجحان کا تجزیاتی مطالعہ، مہملہ اسلامی فکر و تہذیب، 2024، شمارہ 4



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اجتہاد فردی : ایک عالم یافتہ کسی مخصوص مسئلہ مثلاً ڈیجیٹل معیشت یا وراثت پر اپنا استدلال پیش کر سکتا ہے۔

اجتہاد اجتماعی : جدید عالمی اور مقامی مسائل (جیسے ماحولیاتی بحران، بلاک چین، ڈیجیٹل بینکاری) زیادہ بہتر طریقے سے اجتماعی اجتہاد کے تحت حل کیے جاسکتے ہیں، جہاں فقہا سائنسدان، ماہرین معیشت اور قانونی ماہرین مل کر کام کریں۔

کیس اسٹڈی — اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا : جیسا کہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے زندگی کے جدید شعبوں (طبی، مالیاتی، سماجی) پر فتویٰ اور تحقیق کی پالیسی بنائی ہے۔

تجرباتی دلیل : اجتماعی اجتہاد نہ صرف نصوص کا حسب زمانہ اطلاق ممکن بناتا ہے، بلکہ یہ فقہی قوت کو مشترکہ اکائیوں کی صورت میں منظم کرتا ہے، جس سے اختلاف اور تنوع کو قبول کرنے کا فریم ورک تیار ہوتا ہے۔

سیاق و لسانی اور تاریخی تشریح

لسانی فہم کی اہمیت : جدید لسانیات اور semantic analysis نصوص کی اصلی معنی کو بہتر سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔

تاریخی سیاق : ہر آیت یا حدیث کو اس کے نزول یا وقوع کے تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر غلط تشریحات پیدا ہو سکتی ہیں۔

علمی دلیل : جدید نصوصی مطالعات (textual studies) یہ ثابت کرتی ہے کہ بعض روایات کا مطلب روایتی تشریحات سے مختلف ہو سکتا ہے جب ہم انہیں

اصل لغت اور تاریخی پس منظر کے ساتھ پڑھیں۔

تکنیکی انقلاب اور فقہ

بلاک چین اور اسلامی مالیات :

علمی نقطہ نظر Naseem Alsadi : نے بتایا ہے کہ بلاک چین کی ڈسٹریوٹڈ لجر ٹیکنالوجی شفافیت، غیر مرکزیت اور شراکت داری (participatory

governance) کے اصول لاتی ہے۔

فقہی تجزیہ : یہ اصول اسلامی معیشت کے تہذیبی مقاصد (جیسے استحلال اور عدل) سے ہم آہنگ ہیں۔ اس طرح، شریعت کی تشریح کو نیا رخ مل سکتا ہے جہاں معیشت

میں نئی ساختیں شریعی اصولوں کے مطابق ہونی چاہئیں۔¹

الگورتھمک² فقہ :

تحقیق Elnaserledinellah Mahmood Abdelwahab : اور ساتھیوں نے الگورتھمک ڈھانچے کے تحت فقہی نظام تیار کرنے کی کوشش کی ہے، جس سے فیصلے

شفاف اور قابل پیش گوئی بن سکتے ہیں۔

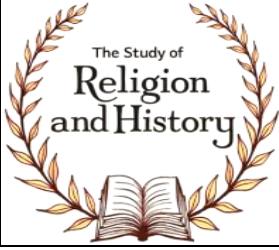
مسئلہ اور فکری جواب : الگورتھمک ماڈل فقہ کو ایک منطقی اور سسٹیمٹک طریقے سے ترتیب دینے کی اجازت دیتا ہے، مگر اس میں انسانی تشخیص کی ضرورت اور اخلاقی

تناظر کو برقرار رکھنا ایک چیلنج ہے۔

مصنوعی ذہانت اور قانونی فہم :

¹ سمیع اللہ سعدی، مولانا، جدید ریاست میں فقہ اسلامی کی تشکیل جدید: بنیادی خدوخال اور طریق کار، 1/77

² الگورتھمک سے مراد ایسے منظم اور مرحلہ وار طریقہ کار ہیں جن کے ذریعے کسی مسئلہ کو حل کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل "الگورتھم" (Algorithm) سے نکلا ہوا لفظ ہے، جو ہدایات کے ایک واضح سلسلے کو ظاہر کرتا ہے۔ کمپیوٹر سائنس میں الگورتھم سوچ (algorithmic thinking) بہت اہم ہوتی ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے پیچیدہ مسائل کو چھوٹے، قابل حل حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جدید دور میں الگورتھمک نظام مصنوعی ذہانت، ڈیٹا تجزیہ، سرچ انجنز، اور ڈیجیٹل مالیات جیسے شعبوں میں وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ سادہ الفاظ میں، الگورتھمک طریقہ کار ہمیں منظم، مؤثر اور خود کار انداز میں فیصلے کرنے اور مسائل حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

حالیہ سروے: ایک تحقیق میں بڑے لیکنوج ماڈلز (LLMs) کو اسلامی وارثت قانون (Inheritance Law) کے سوالات پر آزمایا گیا، اور ان کی صلاحیت اور خامیاں سامنے آئیں۔

تجزیاتی فریم ورک: اگرچہ AI ماڈلز تعبیری اور قانونی اصولوں کو سمجھنے کی خاص حد تک اہل ہیں، مگر وہ انسانی فقہ اور اخلاقی انضمام کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر قابل اعتماد اجتہادی ماخذ نہیں بن سکتے۔ اس لیے، نصوص کا نیا فہم انسانی ماہرین کی نگرانی اور تشخیص پر مبنی ہونا چاہیے۔

ریاست، قانون اور فکری تشریح

نیا ریاستی فریم ورک: معاصر ریاستوں میں اسلامی اصولوں کا اطلاق صرف عباداتی شریعت یا ذاتی قانون تک محدود نہیں رہ سکتا۔ ریاستی ڈھانچے، قانون سازی اور آئینی نظام کو بھی مقاصدی اصولوں کی بنیاد پر تعمیر کیا جانا چاہیے۔

اجتہادی اصول: معاصر فقہی مکاتب اور اجتماعی اجتہاد ریاستی ماڈل (جیسے اسلامی جمہوریت یا شوری پر مبنی نظام) پر تشریعی اور اصولی بحث کر سکتے ہیں۔¹

کیس اسٹڈی: بین الاقوامی سطح پر متعدد مسلم ریاستیں (یا اقلیتی مسلم عوام والے ممالک) جدید فقہی اور آئینی مکالموں میں مصروف ہیں تاکہ اسلامی اصول و انسانی حقوق کو متوازن کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر، بین الاقوامی کانفرنسز (جیسا کہ IIUI کے ”Current Issues in Muslim Personal Laws“ سیمینارز) نے عائلی قانون، شوری اور جمہوریت کے مسائل پر عمومی اور مخصوص اصول وضع کرنے پر زور دیا ہے۔²

تاکھیر (Takhayyur)

یہ فقہی Doctrine ہے جس کے تحت ایک مومن ایک مکتب فقہیہ (مثلاً شافعی، حنفی وغیرہ) کے بجائے دوسرے مکتب کی رائے اختیار کر سکتا ہے اگر وہ زیادہ مناسب اور آسان ہو۔ اس اصول کی تشریعی اور قانونی اہمیت جدید دور میں بڑھ گئی ہے، چونکہ مختلف ممالک میں قوانین اور حالات مختلف ہیں اور فقہاء کو مقامی اور بین الاقوامی موزونیت کے لحاظ سے فتاویٰ صادر کرنا پڑتے ہیں۔

سماجی اور اخلاقی پہلو: خواتین، حقوق اور مساوات

مساوی تشریح: جدید دنیا میں خواتین کے حقوق (تعلیم، ملازمت، وراثت، سیاسی شرکت) ایک اہم موضوع ہیں۔ فقہائے معاصر اس پر اجتہادی اور مقاصدی تشریح پیش کرتے ہیں تاکہ نصوص کے بنیادی اصول (جیسے عدل، وقار، برابری) کو عملی سیاست اور سماجی ڈھانچوں میں نافذ کیا جاسکے۔

ادبی اور عملی ماڈل: فقہ الاقلیات (Minorities Fiqh) اور معاصر فقہی ادارے (مثلاً اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا) خواتین کے حقوق اور ریاستی ساخت میں ایک فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔³

اخلاقی دلیل: اسلام نہ صرف قانون دیتا ہے بلکہ انسانی وقار اور اخلاقی ذمہ داری پر بھی زور دیتا ہے۔ جدید فقہی تشریحات میں، خواتین کی شمولیت اور مساوات کو شریعت کے انسانی فطرتی اصول (fitrah) کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔

کیس اسٹڈیز (Case Studies)

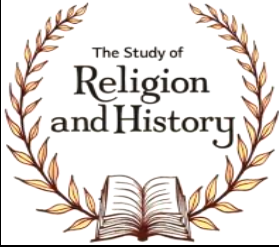
ذیل میں چند حقیقی یا مشہور مثالیں پیش ہیں جو جدید فہم کی تشریح اور اطلاق کو واضح کرتی ہیں:

اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا:

¹ اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا، ”علوم اسلامی کی تحقیقی کاوشیں اور اجتماعات“: <https://www.urdu.awazthevoice.in>

² عمومی قانونی مفکرین اور بین الاقوامی کانفرنس کے عملی مقالے IIUI: کانفرنس ”The Current Issues in Muslim Personal Laws“

³ اسلامک فقہ اکیڈمی آف انڈیا، ”علوم اسلامی کی تحقیقی کاوشیں اور اجتماعات“



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

یہ اکیڈمی جدید علمی اور فقہی ریسرچ کاپلیٹ فارم ہے، جہاں سائنس، معیشت، ذرائع ابلاغ، اور سماجی بدلاؤ جیسے مسائل پر اجتماعی اجتہاد ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، اکیڈمی نے انسانی اعضا کی منتقلی (organ donation)، انشورنس، ڈی این اے ٹیسٹنگ اور دیگر جدید طبی اور معاشرتی موضوعات پر فتوے جاری کیے ہیں۔ اس ماڈل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فقہی ادارے جدید تبدیلیوں کا رو برو ہو کر نصوص کی تشریح اور رہنمائی کر سکتے ہیں، اور مسلمانوں کو عملی مسائل میں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

اسلامی بینکاری اور بلاک چین فنانس:

جدید تحقیق (جیسے Naseem Alsadi کا کام) بتاتی ہے کہ بلاک چین کی شفاف، غیر مرکزیت پر مبنی فنانشل ماڈلز اسلامی اقتصادی اصولوں (انصاف، شراکت داری، مالی شراکت) کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں۔

اسلامی بینکنگ گورننس پر مطالعات (جیسے Adnan Malik وغیرہ) یہ واضح کرتی ہیں کہ شریعت کے اصول اور بینکنگ پریکٹس کے درمیان علمی نشر (knowledge diffusion) اہم ہے تاکہ دونوں کو یکجا کیا جاسکے۔ یہ کیس اسٹڈی نہ صرف فقہی تشریح میں نیا معیار لاتی ہے بلکہ عملی مالیاتی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی راہ دکھاتی ہے۔

الگورتھمک فقہ اور AI:

Elnaserledinallah Mahmood Abdelwahab اور ساتھیوں نے ایک ماڈل پیش کیا ہے جو فقہی فیصلوں کو الگورتھمز اور منطقی بنیادوں پر ماڈل کرتا ہے۔ اس سے قانونی نظام میں شفافیت، مساوات، اور پیٹنگوئی کے امکانات بڑھتے ہیں، خاص طور پر ایسے نظاموں میں جہاں فیصلے بڑی تعداد میں اور تیزی سے کرنے پڑیں۔ تاہم، انسانی تشخیص اور اخلاقی تشریح کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اور یہ ماڈل خود بخود تمام فقہی جہات کو پورا نہیں کرتا۔

مباحث پر خطرات اور تنقید

کسی نئے فہم کی جانب پیش قدمی کے ساتھ بعض تنقیدات اور خطرات بھی ہیں:

اخراج قطعی احکام: جدید تشریحات کے نام پر قطعی اور واضح نصوص کا غلط انداز میں اطلاق بدلنے کا خطرہ ہے۔ اس سے شریعت کے بنیادی احکام (جیسے عبادات، حدود) کی تشویشناک تبدیلی ہو سکتی ہے۔

بنیوی اصولوں سے انحراف: اگر تشریح اور اجتہاد صرف مقاصد پر مبنی ہو اور نصوص کی تشریح کو نظر انداز کرے، تو اس سے شریعت کی بنیاد کمزور ہو سکتی ہے۔ علمی عدم توازن: جدید اجتہاد میں محققین یا علماء کے درمیان سائنسی یا فقہی نابرابری ہو سکتی ہے۔ بعض معاملات میں سائنسدان اور فقہاء کا مکالمہ معنی خیز ہو، مگر بعض اوقات ان کے فریم ورک بہت مختلف ہو سکتے ہیں۔

توقیر روایتی فقہا کی: قدیم اور روایتی فقہاء یا مکتب فقہیہ کے پیروکار نے اجتہادی رجحانات کو مسترد کر سکتے ہیں اور انہیں غیر اسلامی یا مغربی سازش قرار دے سکتے ہیں۔ ریاستی سیاسی خطرے: بعض حکومتیں "جدید فقہ" کو سیاسی آلہ کے طور پر استعمال کر سکتی ہیں یا فقہی آزادی کو محدود کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں، خاص طور پر جہاں قانون اور شریعت کا تعلق متنازع ہو۔

تجویز کردہ اصولی فریم ورک (Proposed Principled Framework)

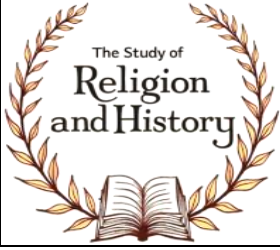
تحقیق کی روشنی میں، میں ذیل میں ایک اصولی فریم ورک پیش کرتا ہوں جو نصوص اسلامی کے نیا فہم اور اطلاق کے لیے موثر ہو سکتا ہے:

مقاصدی تشریح کو مرکزی مقام دینا

ہر نئے مسئلے کی تشریح مقاصد شریعت کی روشنی میں کی جائے۔

تشریعی فیصلے کرتے وقت شریعت کے بنیادی اصول (عدل، مساوات، فلاح) کو اولین ترجیح دی جائے۔

اجتہاد کا متوازن ماڈل اپنانا



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

انفرادی اجتہاد: خاص مسائل پر فقہی ماہرین کی رائے لیں۔

اجتہاد اجتماعی: سائنسدانوں، ماہرین معیشت، قانونی ماہرین اور فقہاء کا مشترکہ مشاورتی عمل۔

سیاتی اور لسانی مطالعے کو تقویت دینا

نصوص کی لغت، نفسیاتی اور علمی پس منظر کے تناظر میں تشریح کی جائے۔ تاریخی سیاق اور اسباب نزول / حدو ثات کو پیش نظر رکھا جائے۔¹

تکنیکی اور سائنسی مباحث کو فقہی دائرے میں شامل کرنا

بلاک چین، AI، بائیو ٹیکنالوجی اور جینیاتی تحقیق جیسے نئے شعبوں پر فقہی ریسرچ کو فروغ دینا۔

الگورتھمک فہم اور مشینی سیکھنے (machine learning) کے اصولوں کو فقہی ماڈلز میں شامل کرنا، مگر انسانی تشخیص کو مرکزی رکھنا۔

عدالتی اور ریاستی اصول پر توجہ

شریعت اور آئینی نظام کے مابین مکالمہ کو فروغ دینا، تاکہ جدید ریاستی ڈھانچے شریعی اصولوں کے مطابق ہوں۔

"تخیر (Takhayyur)" جیسی فقہی آفاقیت کو استعمال کرتے ہوئے مقامی اور بین الاقوامی قانون سازی میں شریعی اصولوں کو چلک سے نافذ کرنا۔

شمولیت اور سماجی انصاف کو فروغ دینا

خواتین، اقلیتی طبقات، اور دیگر محروم گروپوں کی قانونی شرکت اور مساوات پر اجتہادی توجہ دینا اور اخلاقی اور انسانی نقطہ نظر کو قانونی تشریحات کا لازمی حصہ بنانا۔

نتائج

درج بالا مباحث کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

- اسلامی نصوص میں ایسی بنیاد موجود ہے جو نئے دور کے چیلنجز کے جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے، اگر تشریح کا علم اصولی اور مقاصدی طریقہ اپنایا جائے۔
- اجتماعی اجتہاد جدید مسائل (خصوصاً وہ جو عالمی اور ٹیکنالوجیکل نوعیت کے ہیں) کے لیے زیادہ مؤثر اور متوازن حل فراہم کرتا ہے۔
- سائنسی اور تکنیکی ترقی (جیسے بلاک چین، AI) شریعت کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ انسانی تشخیص اور فقہی اخلاقیات کو مرکزی رکھا جائے۔
- ریاست اور قانون سازی میں اسلامی اصولوں کی جدید تشریح سے شریعی اور آئینی تنازعے کو کم کیا جاسکتا ہے اور مسلم معاشروں میں انصاف اور شمولیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔
- خواتین اور دیگر محروم طبقات کی شمولیت کے لیے جدید فقہی عمل (جیسے مقاصدی تشریح اور تخیر) ایک عملی اور اخلاقی راستہ فراہم کرتا ہے۔

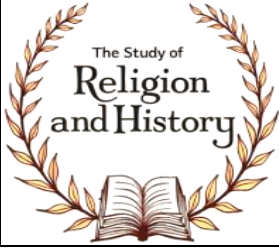
خلاصہ البحث

اسلامی نصوص (قرآن و حدیث) میں وہ چلک، حکمت اور عمومیت موجود ہے جو انہیں ہر دور کے لیے رہنما بناتی ہے۔ جدید دنیا کے چیلنجز معیشتی نظام، تکنیکی انقلاب، ریاستی ڈھانچے، حقوق نسواں، یہ سب فقہی اور تشریحی سطح پر نئے فہم کا متقاضی ہیں۔ اس مقالے نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جدید فقہی تشریح ممکن ہے، مگر اس کے لیے نیا اصولی فریم ورک درکار ہے: مقاصدی تشریح، اجتماعی اجتہاد، لسانی و تاریخی مطالعہ، ٹیکنالوجی اور سائنسی مباحث کا فقہی انضمام، اور سماجی انصاف پر مبنی ریاستی نظام۔ یہ نیا فہم اسلامی شریعت کو عمرانی اور عملی اعتبار سے زندہ رکھ سکتا ہے اور مسلمانوں کو ایک ایسے معیاری اور متوازن فریم ورک فراہم کر سکتا ہے جو نہ صرف روایتی عقائد کی حفاظت کرے بلکہ عصر حاضر کی حقیقتوں کا جواب بھی دے۔

سفارشات

- نئے فہم کی تشکیل میں مقاصد شریعت، اصول فقہ، اور اجتہاد کو بنیادی حیثیت دی جائے تاکہ تشریح میں توازن اور اعتدال برقرار رہے۔

¹ دور جدید کا فقہی ذخیرہ: مضمون، جدید فقہی کتب اور مسائل پر تبصرہ



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

- عصری مسائل کے حل کے لیے اجتہاد کو فعال بنایا جائے، خصوصاً اجتماعی اجتہاد (Collective Ijtihad) کے اداروں کو مضبوط کیا جائے تاکہ پیچیدہ معاملات پر متوازن رائے سامنے آسکے۔
- قرآن و حدیث کے فہم میں عربی زبان، سیاق و سباق، اور تاریخی پس منظر کو لازمی شامل کیا جائے تاکہ غلط یا سطحی تشریحات سے بچا جاسکے۔
- اسلامی علوم کو سماجی علوم، معیشت، قانون، اور ٹیکنالوجی کے ساتھ جوڑا جائے تاکہ نصوص کا اطلاق جدید مسائل جیسے ڈیجیٹل مالیات اور بائیو ٹیکنالوجی پر مؤثر ہو سکے۔
- مدارس اور جامعات کے نصاب میں عصری موضوعات اور تحقیقی مہارتوں کو شامل کیا جائے، تاکہ علماء جدید چیلنجز کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں۔
- اسلامی تحقیق اور اجتہاد میں خواتین علماء کی شرکت کو بڑھایا جائے تاکہ معاشرتی مسائل کا زیادہ جامع حل نکل سکے۔
- ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور مصنوعی ذہانت کو علمی تحقیق، فتویٰ سازی، اور تعلیم میں مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے۔
- نئے فہم میں نہ تو جامد روایت پرستی ہو اور نہ ہی بے بنیاد جدت پسندی؛ بلکہ اعتدال، دلیل، اور علمی دیانت کو مقدم رکھا جائے۔
- عام لوگوں میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ اسلامی تعلیمات لچکدار اطلاق رکھتی ہیں اور بدلتے حالات کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتی ہیں۔
- بین الاقوامی سطح پر علمی و فقہی اداروں کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ مشترکہ چیلنجز کا اجتماعی حل نکالا جاسکے۔
- یہ سفارشات اس بات کو یقینی بنانے میں مدد دیتی ہیں کہ اسلامی نصوص کا فہم اپنی اصل روح کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق مؤثر انداز میں پیش کیا جاسکے۔